خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 18-مارچ 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 64 | سوموار 27 شوال 1416ھ 18 امان 1375 ہش 18 مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت طلب کرو

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہو گا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نفس امارہ وہ ہے جو فسق و فجور میں مبتلا ہے اور نافرمانی کا غلام ہے۔ ایسی حالت میں انسان نیکی کی طرف توجہ نہیں کرتا بلکہ اس کے اندر ایک سرکشی اور بغاوت پائی جاتی ہے لیکن جب اس سے کچھ ترقی کرتا اور نکلتا ہے تو وہ وہ حالت ہے جو نفس لوامہ کہلاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اگر بدی کرتا ہے تو اس سے شرمندہ بھی ہوتا ہے اور اپنے نفس کو ملامت بھی کرتا ہے۔ اور اس طرح پر نیکی کی طرف بھی توجہ کرتا ہے۔ لیکن اس حالت میں وہ کامل طور پر اپنے نفس پر غالب نہیں آتا، بلکہ اس کے اور نفس کے درمیان ایک جنگ جاری رہتی ہے جس میں کبھی وہ غالب آ جاتا ہے اور کبھی نفس اسے مغلوب کر لیتا ہے۔ یہ سلسلہ لڑائی کا بدستور جاری رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرتا ہے اور آخر اسے کامیاب اور بامراد کرتا ہے اور وہ اپنے نفس پر فتح پا لیتا ہے۔ پھر تیسری حالت میں پہنچ جاتا ہے جس کا نام نفس مطمئنہ ہے۔ اس وقت اس کے نفس کے تمام گند دور ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کے فساد مٹ جاتے ہیں۔ نفس مطمئنہ کی آخری حالت ایسی حالت ہوتی ہے جیسے دو سلطنتوں کے درمیان ایک جنگ ہو کر ایک فتح پا لے اور وہ تمام مفسدہ دور کر کے امن قائم کرے اور پہلا سارا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 606)

ہر چیز کو موقع اور محل کے مطابق دیکھنا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جو شخص دعوت کے لئے بلاتا ہے اس کی دعوت قبول کرو۔ اس مضمون کی اور بھی حدیثیں ہیں ان کی روشنی میں اس کو سمجھنا چاہئے ورنہ یہ تو ناممکن ہے کہ ایک شخص جس کو مثلاً میں اپنی مثال رکھتا ہوں۔ مجھے جو دوست یہاں دعوت پہ بلاتے ہیں میں ان سے منتیں کرتا ہوں بعض دفعہ کہ خدا کے لئے نہ بلاؤ۔ اگر ایک دفعہ میں نے رستہ کھول دیا تو اس کو بند نہیں کیا جا سکے گا اور بہت شاذ کے طور پر اپنے دل میں ان کے بعض استحقاقات کو پیش نظر رکھتے ہوئے، بعضوں کے حق میں فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اگر یہ سلسلہ ہو تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب میں جرمنی جاؤں گا وہاں ہزاروں گھر ایسے ہیں جو کہیں گے ہمارے گھر ضرور آؤ۔ اور چند منٹ کے لئے بھی جائیں تو آپ کے کئی مہینے خرچ ہو جائیں گے۔

قادیان جب میں گیا تھا تو وہاں بعض لوگوں نے بڑی لجاجت سے اور بے حد اخلاص سے کہا کہ

باقی صفحہ 2 پر

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور (کلام الٰہی) میں جا بجا اس کی ترغیب دی گئی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضرورت خادم

○ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور کے لئے ایک مستعد ایماندار خادم کی ضرورت ہے جس کی عمر 40 سال سے کم اور 50 سال سے زیادہ نہ ہو سائیکل چلانا جانتا ہو واجبی تعلیم ہو۔ مناسب تنخواہ دی جائے گی اور مفت رہائش دی جائے گی۔ خواہش مند حضرات اپنے امیر جماعت / صدر حلقہ سے تصدیق کرا کے درخواست مندرجہ ذیل پتے پر بھیج دیں۔ رہائش صرف اکیلے خادم کے لئے ہو گی۔

(صدر حلقہ 87/C ماڈل ٹاؤن لاہور)

داخلہ مدرسہ حفظ 1996ء

○ مدرسہ حفظ میں امسال داخلہ کا انٹرویو 6-اپریل 1996ء بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے جامعہ احمدیہ میں ہو گا۔

داخلہ کی شرائط درج ذیل ہیں۔ اور درخواست پر جن کی وضاحت ضروری ہے۔

1- عمر 12 سال سے زائد نہ ہو (10 سال ہو تو ترجیح دی جائے گی)

2- پرائمری پاس ہو

3- ناظرہ کلام الٰہی مکمل پڑھا ہوا ہو۔ اور حافظہ اچھا ہو۔

4- درخواست پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ طالب علم کے والد کی طرف سے پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام آنی چاہئے۔ (درخواست پر والدہ کے دستخط یا نشان انگوٹھا ضروری ہیں) نیز درخواست فل اسکیپ کاغذ پر ہونی چاہئے۔

5- پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ بھجوائیں۔ اصل سرٹیفکیٹ انٹرویو کے وقت ہمراہ لائیں۔ کامیاب طلباء کا دوسرے روز وکالت دیوان میں انٹرویو لیا جائے گا اور پھر فضل عمر ہسپتال میں ان کا طبی معائنہ ہو گا۔

6- تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو کی کاپیاں داخلہ کے وقت مدرسہ حفظ میں جمع کروانی ہوں گی۔

7- ضروری نہیں کہ ہر طالب علم کو داخلہ مل سکے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

48- امان 1375 ہش — 18 - مارچ 1996ء

اموال میں دین کا حصہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ جو مال انسان چھوڑ جاتا ہے اس کے متعلق وہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کی اولاد اسے کس طرح استعمال میں لائے گی۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ وہ مال مفید ثابت ہونے کی بجائے مضر ثابت ہو۔ اس مال کو برے کاموں میں استعمال کیا جائے تو یقیناً وہ مال مضر ہی ہو گا اور چھوڑنے والے پر بھی اس کا برا اثر پڑے گا کیونکہ مال چھوڑتے ہوئے اس نے اس بات کا خیال نہیں رکھا کہ یہ مال برے کام بھی آسکتا ہے۔ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"جب کہ یہ حالت ہے تو پھر کیوں تم اپنے اموال کو ایسے موقعہ پر خرچ نہ کرو۔ جو تمہارے لئے ثواب اور فائدہ کا باعث ہو اور وہ یہی صورت ہے کہ تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ اگر تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہے تو اس بدی کا تدارک ہو جائے گا۔ جو اس مال کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ یعنی جو بدی اولاد کرتی ہے"۔

اس ارشاد میں جو باتیں پیش نظر رکھنے والی ہیں وہ یہ ہیں کہ انسان اپنی زندگی میں اپنے مال کا ایک حصہ دین کے لئے خرچ کرے تو اگر باقی حصے کو اس کی اولاد غلط راہ پر بھی خرچ کرے تو وہ بری الذمہ ہو گا۔ کیونکہ اسی مال میں سے اس نے جو دین کا حصہ تھا وہ ادا کر دیا۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ اولاد کے پاس جب چھوڑا ہوا مال جائے گا تو اگر تو وہ اسے بہتر طریق پر خرچ کرے کیونکہ اس نے دیکھا ہو گا کہ ان کے باپ نے اس مال سے دین کا حصہ نکالا ہوا ہوتا ہے تو باپ اور اولاد دونوں کے لئے فائدہ مند ہوا اور اگر خدانخواستہ وہ اس مال کو بدی کی راہ پر لگائے تو کم از کم یہ تو ہو گا کہ وہ مال کم ہو گا یعنی چونکہ اس میں سے دین کا حصہ نکلا ہوا ہے۔ سارے کا سارا مال اولاد کے لئے نہیں چھوڑ دیا کہ وہ اسے غلط طریق پر استعمال کرے تو اولاد کا مال کا غلط استعمال بھی اپنی مقدار میں کم ہو جائے گا۔ پس یہ بات کہ انسان اپنی زندگی میں اموال کو ایسے طریق پر خرچ کرے کہ ان کا ایک حصہ دین کے کام آئے یہ اس کے لئے بھی مفید ہے اور اس کی اولاد کے لئے بھی۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ اولاد کے لئے صرف مال نہیں چھوڑ کر جا رہا۔ بلکہ ان کے سامنے ایک نمونہ بھی رکھ رہا ہے اور وہ نمونہ ایسا نیکی کا نمونہ ہے کہ اس بات کا بہت امکان ہے کہ اولاد بھی اس نیکی کے نمونے پر چلے اور اپنے لئے ثواب دارین حاصل کر لے۔

پس جہاں ہمیں اس بات کی اجازت ہے کہ ہم کمائیں اور خوب کمائیں اور خرچ کریں اور خوب خرچ کریں۔ وہاں اس بات میں بھی ہماری راہنمائی کی جاتی ہے کہ جو مال ہم کماتے ہیں اس کا ایک حصہ ضرور دین کے لئے خرچ کیا جائے۔ اس سے خود کو بھی ثواب ہو گا۔ نیک نمونہ چھوڑنے کا بھی ثواب ہو گا اور اولاد بھی اس نمونہ پر چل کر اپنے لئے ثواب حاصل کر سکے گی۔ پس حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا یہ ارشاد ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ ہم اپنے اموال کو اس طرح خرچ کریں کہ وہ ہمارے لئے ثواب کا باعث ہوں اور ہمارے فائدے کی راہ نکالیں۔ اور اسی طرح ہماری اولاد کو بھی خدا تعالیٰ نمونہ سے سبق حاصل کرنے کی توفیق دے اور وہ بھی اپنے والدین کے چھوڑے ہوئے مال کو بہتر طریق پر استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری بھی مدد فرمائے اور ہماری اولادوں کی بھی۔ ہمیں کمانے کی بھی توفیق دے اور دین کی راہ میں خرچ کرنے کی بھی توفیق دے۔

جو کسی غیر کے کندھوں پہ کھڑا ہو جائے
اور یوں چاہے کہ اوروں سے بڑا ہو جائے
اس کی خواہش کو پذیرائی نہ مل پائے گی
ہاں یہ ممکن ہے کہ وہ چکنا گھڑا ہو جائے

ابوالاقبال

○

شام سردیوں کی ہے، اور خیال تیرا ہے
پھر بھی ہم جو زندہ ہیں، سب کمال تیرا ہے

تجھ سے مانگ کر خوشیاں، تجھ کو آزمائیں کیوں
ہم غریب سائل ہیں، اور سوال تیرا ہے

وقت بیت جانے سے فرق کیا پڑا ہوگا
حسن، اے مرے پیارے، لازوال تیرا ہے

اپنے آپ سے تُو نے، کر دیا رہا مجھ کو
پھر بھی میرا دل اب تک، یرغمال تیرا ہے

تیری سب حدوں سے میں، دور آگیا کتنا
اور میرے قدموں میں، اب بھی جال تیرا ہے

یہ تپاں تپاں چہرہ، کیا بیاں نہیں کرتا
جو خطوں میں ہم پوچھیں کیسا حال تیرا ہے

لفظ تیرے ہونٹوں پر عرش سے اترتے ہیں
اور اس پہ لہجہ بھی بے مثال تیرا ہے

آصف محمود باسؔط

بقیہ صفحہ 1

ہمارے گھر میں ایک دفعہ قدم رکھ جائیں اور کہا تو یہی جاتا ہے کہ قدم رکھ جائیں وہاں جائیں تو وہاں چائے بھی تیار ہوتی ہے کوئی پھل یا جو کچھ بھی توفیق ہے۔ کوئی دودھ کا گلاس لئے بیٹھا ہے کہ ایک گھونٹ۔ اور آپ ایک گھونٹ بھر کے باہر نکلتے ہیں تو ایک لائن لگی ہوتی ہے کہ ہمارے گھر بھی، ساتھ ہی ہے، وہاں بھی تشریف لے آئیں۔ جب میں نے ایک سلسلہ شروع کیا تو پھر باقی وقت قادیان میں میرا اسی طرح گھروں میں ہی وقت گزر گیا۔ ان کی دلداری کی تو توفیق مل گئی لیکن بہت سے ایسے اہم کام تھے جن کی طرف توجہ دینا ضروری تھا جو توجہ سے محروم رہ گئے۔ بہت سے ایسے غیر تھے ملنے والے، جن کی درخواستیں دیکھنے کا بھی موقعہ نہیں ملا۔ اور یہاں آکر پتہ چلا کہ وہ جماعت کے لئے بڑی اہمیت رکھتے تھے۔ اہل قادیان کے مفاد میں تھا کہ میں ان سے ملتا ان سے گفتگو کرتا لیکن جب واپس آیا اور پھر ڈاک دیکھی تو پتہ چلا کہ وہ درخواستیں پڑی رہ گئی ہیں۔ بعضوں کے شکوے بعد میں آنے شروع ہو گئے۔

تو ہر چیز کو موقع اور محل کے مطابق دیکھنا چاہئے۔ (از خطبہ 12- اگست 1994ء)

اعلان

○ "وکالت دیوان تحریک جدید کی طرف سے انسپکٹران کے لئے درخواستیں طلب کی تھیں۔ ایسے احباب جنہوں نے درخواستیں بھجوائی ہیں۔ وہ تحریری امتحان کے لئے مورخہ 18-3-96 بروز سوموار صبح 10 بجے دفتر میں پہنچ جائیں۔ اصل سندات ہمراہ لائیں۔

(وکیل الاالدیوان تحریک جدید)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔

اب ایک دلچسپ دعا ایسی ہے جو بندے نہیں کر رہے بلکہ فرشتے کرتے ہیں۔ فرمایا (-) کہ ہمارے بعض ایسے ملائک ہیں جو ہم نے پیدا کئے جو عرش کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ (-) اور جو کچھ بھی اس کے اردگرد ہے۔ (-) وہ خدا کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ کرتے ہیں۔ (-) اور وہ اس پر پوری طرح ایمان لاتے ہیں (-) اور جو لوگ بھی ایمان لاتے ہیں ان کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

اس آیت کا اکثر (-) یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ گویا (اللہ تعالیٰ کی پناہ) آسمان پر کہیں عرش کوئی ایسا تخت ہے جس پر خدا بیٹھا ہوا ہے اور اس کو کچھ فرشتے کندھوں پر اٹھائے ہوتے ہیں اور یہ ان فرشتوں کی دعا ہے (-) اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ساری کائنات کو اٹھائے ہوئے ہے۔ اس کو اٹھانے والا کون ہے۔ اس لئے عرش سے مراد ہرگز کسی قسم کا کوئی جسمانی عرش نہیں۔ عرش کے مختلف معانی ہیں۔ (کلام الٰہی) میں عرش کا لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے اور عرش سے نظام کائنات ہی مراد ہے۔ چنانچہ (کلام الٰہی) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب ہم نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اس کے بعد فرمایا۔

(-) پھر اللہ تعالیٰ نے عرش پر استویٰ کیا۔ تو عرش سے مراد وہ ساری کائنات تھی اور اس کا نظام تھا جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر اس کو سنبھال لیا۔ اس کا انتظام چلایا۔ پس وہ طاقتیں جو نظام کائنات کو چلانے والی طاقتیں ہیں اور نظام کائنات کی جب ہم بات کرتے ہیں تو صرف ظاہری، نظام کائنات نہیں بلکہ روحانی نظام کائنات بھی ہے اور یہاں غالباً اسی کا ذکر ہے کہ وہ خدا کے پیدا کردہ فرشتے یا وہ طاقتیں جو روحانی نظام عالم کو چلانے کی ذمہ دار ہیں وہ خدا کی حمد کرتی ہیں۔ اس کی تسبیح کرتی ہیں اور پھر یہ عرض کرتی ہیں کہ اے خدا! (ایمان والوں) سے مغفرت کا سلوک فرما۔ فرشتوں کی طرف زیادہ دھیان اس لئے جاتا ہے کہ یہاں اپنے لئے انہوں نے استغفار نہیں مانگی۔ یہ بھی ممکن تھا اس آیت کا ترجمہ کہ خدا کے فرشتہ صفت انسان یہ دعا کرتے ہیں لیکن فرشتہ صفت انسانوں میں سب سے بڑھ کر تو محمد رسول اللہ ﷺ تھے وہ پہلے اپنے لئے استغفار فرماتے تھے پھر (اہل ایمان) کے لئے استغفار فرماتے تھے۔ چونکہ ملائکہ کو بدی کی طاقت نہیں ہے۔ ان کو اختیار ہی نہیں ہے۔ اس لئے وہ اپنے لئے استغفار کر ہی نہیں سکتے۔ ان کے لئے بے اختیاری کی بات ہے۔ پس اس لئے یہاں ترجمہ یہی کرنا پڑے گا کہ ایسے فرشتے جو روحانی نظام کو چلانے والے ہیں ان کا دل بھی چاہتا ہو گا کہ ہم بھی استغفار کریں اور چونکہ ان پر استغفار اطلاق نہیں پاتا اس لئے وہ خدا کے (اہل ایمان) بندوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اور استغفار اس طرح کرتے ہیں (-) اے ہمارے رب! (-) تو نے اپنے علم اور رحمت کے ذریعے ہر چیز پر احاطہ کرلیا ہے۔ تیرا علم بھی ہر چیز پر حاوی ہے اور تیری رحمت بھی ہر چیز پر حاوی ہے۔ (-) پس ان لوگوں سے مغفرت کا سلوک فرما جو توبہ کرتے ہیں (-) اور جو تیرے رستے پر چلتے ہیں (-) اور ان کو آگ کے عذاب سے بچا۔ (-) اے ہمارے رب ان کو ہمیشگی کی جنتوں میں داخل فرمادے۔ وہ جنتیں جن کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور ان کو بھی جو ان کے آباد واجداد میں سے اچھے لوگ تھے۔ (-) اور ان کی اولادوں کو بھی (-) یقیناً تو غالب علم رکھنے والا اور صاحب حکمت ہے۔ (-) ان کو بدیوں سے بچا۔ (-) آج اگر تو کسی کو بدیوں سے بچاوے تو تو نے اس پر بہت رحم فرمایا۔ (-) اور یہ بہت ہی عظیم کامیابی ہے۔

ان آیات میں دو باتیں ایسی ہیں جو خاص طور پر آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔ اگرچہ ملائک کے متعلق یہ قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ بنی نوع انسان اور (اہل ایمان) کے لئے استغفار کرتے تھے لیکن حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ بھی تمام بنی نوع انسان خصوصاً (اہل ایمان) کے لئے استغفار کرتے تھے اور چونکہ آپ بھی رحمۃ العالمین تھے اس لئے جب میں یہ پڑھتا ہوں کہ (-) اے ہمارے رب تو ہر چیز پر اپنی رحمت کے ذریعے عام ہو گیا ہے تو وہ پہلا نبی جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رحمت تمام بنی نوع انسان کے لئے عام کی گئی وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے استغفار کا بھی اس میں ذکر ہے اور آپؐ کی رحمت جو تمام بنی نوع انسان پر پہنچی ہے زیادہ تر آپؐ کی دعاؤں کے ذریعہ پہنچی ہے کیونکہ براہ راست آپ کی تعلیم کے ذریعہ آپ کا فیض عام نہیں ہوا۔ علماً میں تعلیم کا ذکر ہے اور رحمۃً میں آپ کی برکتوں کا ذکر ہے۔ پس ایک ہی نبی جس کی تعلیم بھی تمام بنی نوع انسان کے لئے عام تھی اور جس کی رحمت بھی عام تھی وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تھے اگرچہ تعلیم تو سب جگہ نہیں پہنچ سکی اور آج بھی نہیں پہنچ سکی۔ آج بھی جس ملک میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں اس ملک کے اکثر باشندے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اس تعلیم سے غافل ہیں جو تمام بنی نوع انسان کے لئے تھی لیکن آپ کی رحمت ضرور پہنچی ہے اور رحمت اگلوں کو بھی پہنچی ہے اور پچھلوں کو بھی پہنچی ہے اور تمام عالم کو پہنچی ہے۔

اس مضمون کو سمجھنے کے لئے آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ (-) یہ محض دعویٰ نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت ہے۔ آنحضور ﷺ کو مقصود کائنات بتایا گیا ہے اور چونکہ (دینی احکام) نے ترقی کرتے ہوئے بالآخر جس طرح ارتقا انسان تک پہنچا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم تک پہنچنا تھا۔ گویا (دین حق) میں شریعت کا ارتقاء ہے اس پہلو سے جو پہلے لوگ تھے۔ ان سب کو جو تربیت دی گئی وہ اسی طرف قدم بڑھانے کی غرض سے تربیت دی گئی اور تمام دنیا میں جہاں جہاں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے (دینی تعلیم) نازل ہوئی اور رحمت کے نزول ہوئے ان سب کو بالآخر آنحضرت ﷺ کی طرف سے پیدا کی جانے والی عالمی برادری کا جز بننے کے لئے تیار کیا جا رہا تھا۔ پھر جس طرح درخت کو پھل لگتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اپنی مراد کو پہنچ گیا لیکن پھل لگنے کے بعد تو اس کی خدمت نہیں کی جاتی۔ درخت کی خدمت تو بیج ڈالتے وقت بلکہ بیج ڈالنے سے پہلے شروع کر دی جاتی ہے۔ جب آپ مٹی کھودتے ہیں اس کو نرم کرتے ہیں جب آپ کھاد کا انتظام کرتے ہیں اور پانی کا انتظام کرتے ہیں۔ ابھی بیج بویا بھی نہیں تو یہ سب انتظام شروع ہیں پھر بیج بوتے ہیں پھر وہ درخت بنتا ہے اور مسلسل اس کی نگہداشت جاری رہتی ہے یہاں تک کہ بالآخر وہ پھل پیدا کرنے لگ جاتا ہے۔

پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا فیض اگر زمانے میں بھی پہلوں کو پہنچا اور کائنات میں بھی ہر جگہ عام تھا تو یہ کوئی فرضی دعویٰ نہیں ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (-) کہ اے میرے بندے اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں کائنات کو پیدا نہ کرتا کیونکہ اس کائنات کا پھل تو ہے۔ اس کا مقصود تو ہے۔ تجھ جیسا میں نے پیدا کرنا تھا بیچ میں دوسرے بھی پیدا ہو گئے اور درخت کے پھل کے لئے لکڑی بھی تو پیدا ہوتی ہے۔ پتے بھی تو پیدا ہوتے ہیں اور ان کے مختلف فوائد بھی دنیا کو پہنچتے ہیں۔ تو یہ وہ معنی ہے جن معنے میں میں سمجھتا ہوں کہ فرشتے خدا سے عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! تیری رحمت اور علم تو سب دنیا میں اب عام ہو چکی ہے۔ (-) اس لئے ہر اس شخص پر رحم فرما اس کی توبہ قبول فرما جو تیری طرف توبہ سے جھکتا ہے اور اس کو آگ کے عذاب سے بچا۔

(-) اس دعا میں فرشتے (-) عرض کرتے ہیں۔ (-) یہاں یوم سے مراد زمانہ ہے۔ عام طور پر تو عقل میں یہی بات آنی چاہئے کہ جس زمانے میں بھی خدا کسی پر رحم کرے کسی کو بخش دے وہ اس نے بہت رحم کیا۔ یومئذٍ سے کیا مراد ہے؟ فرشتے یہی کہتے ہیں کہ آج تو جس کو بخش دے وہ مراد کو پہنچ گیا۔ مراد یہ ہے کہ جو زمانہ محمد مصطفیٰ ﷺ میں بخشا جائے اس کی کیا ہی شان ہے؟ یہ وہ زمانہ ہے جو خدا سے رحمت طلب کرنے والا اور خدا کی طرف توبہ کے ساتھ رجوع کرنے کا زمانہ ہے۔ دوسرے اس آیت کے ذریعہ ہمیں رحمتہ یعنی تو نے رحم کیا' کی ایک ایسی تشریح معلوم ہوئی جو اس سے پہلے معلوم نہیں تھی۔ ہم دعا کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں (-) (کلام الٰہی) کی یہ دعا ہے جو ہمیں سکھائی گئی۔ (-) ہم سے درگزر فرما۔ (-) اور ہمیں بخش دے۔ (-) اور ہم پر رحم فرما۔ عام طور پر دعا کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ رحم سے مراد یہ ہے کہ جس طرح فقیر کہتا ہے ہماری حالت زار ہے۔ بھوکے ہیں۔ ننگے ہیں۔ کوئی دے دے رحم فرمائے۔ لیکن یہاں رحم کا معنی اس سے بہت زیادہ گہرا ہے۔ چنانچہ ملائکۃ اللہ نے اپنی دعا کے دوران آخر پر جاکر اس مضمون کو کھولا۔ وہ عرض کرتے۔ (-) کہ اس زمانہ میں (-) جس کو تو بدیوں سے بچاوے اس پر تو رحم فرماتا ہے یعنی تیرے رحم کا مطلب ہے کسی کو بدیوں سے بچانا اور خصوصاً زمانہ نبوی میں جو شخص بدیوں سے بچا رہے کیونکہ سب آزمائشیں بدیوں کے لئے زمانہ نبوی میں مقدر تھیں۔ وہی ہے جس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ تو نے اس پر رحم فرمایا۔ اب دوبارہ اس دعا کو پڑھیں تو اس کا زیادہ واضح مضمون سمجھ میں آجاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں ہم سے عفو کا سلوک فرما۔ جو غلطیاں ہم کر جاتے ہیں ان سے صرف نظر فرمالے۔ گویا تو نے دیکھا ہی نہیں۔ (-) جو گناہ کر بیٹھے ہیں وہ بخش دے۔ اس لئے تاکہ ہم اور گناہ کرتے چلے جائیں؟ نہیں!

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

آپس میں محبت کرو۔ اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔

اگر ہم ان (واقفینِ نو) کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

دعاؤں کا حوصلہ

مصائب کے پہاڑوں میں دعا کا حوصلہ انبیاء کی سنت ہے انسان جب ہر طرف سے گھر جاتا ہے اور اسے کوئی راہ نظر نہیں آتی اس وقت جو مدد کے لئے اللہ کو پکارے تو اللہ ضرور اس کی مدد کرتا ہے کلام الٰہی کا مطالعہ کرنے سے ایسے کئی مواقع نظر آتے ہیں جہاں انسان کو نہایت ہی مایوس کن حالات میں انبیاء کے حوالے سے دعاؤں کا حوصلہ ملتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ (یا چچا) سے مذاکرات کرکے جب بظاہر مایوس ہوگئے تو آپ نے فرمایا اے باپ میں تم کو اور جن وجودوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو سب کو چھوڑ دوں گا اور صرف اپنے رب کے حضور دعائیں مانگوں گا اور یقیناً میں اپنے رب کے حضور دعا کرنے کی وجہ سے بدنصیب نہیں بنوں گا اور اپنی قوم پر زور لگا کر آپ نے توحید کا اس طرح اعلان کیا کہ میں نے تمام کج راہیوں سے بچتے ہوئے یقیناً اپنی توجہ اس (خدا) کی طرف پھیر دی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اسی طرح حضرت یعقوب علیہ السلام نے نہایت کسمپرسی کی حالت میں کہا پس اب میرے لئے یہی رہ گیا ہے کہ اچھی طرح صبر کروں کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس لے آئے یقیناً وہی ہے جو خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے اور حضرت یعقوبؑ نے ان کی طرف سے اپنا رخ پھیر لیا اور الگ جا کر دعا کی اور عرض کی کہ اے میرے خدا یوسفؑ کے واقعہ پر میں پھر فریاد کرتا ہوں اور غم کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے مگر وہ اپنے غم کو ہمیشہ اپنے دل کے اندر ہی دبائے رکھتا تھا اور اس نے کہا کہ میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ تعالیٰ کے حضور کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے اسی طرح بڑھاپے اور کمزوری کی حالت میں حضرت ذکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو آہستہ سے پکارا اور عرض کی اے میرے رب میری حالت تو یقیناً ایسی ہے کہ میری تمام ہڈیاں تک کمزور ہوگئی ہیں اور میرا سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے اور اے میرے رب! میں کبھی بھی تجھ سے دعائیں مانگنے کی وجہ سے ناکام و نامراد نہیں رہا آنحضرت ﷺ نے بھی سفر طائف میں پتھروں کی چاروں طرف سے بوچھاڑ میں اپنے رب ہی کو پکارا اور اس طرح مناجات کی کہ اے میرے رب میں اپنے ضعف قوت اور قلت تدبیر اور لوگوں کے مقابلہ میں اپنی بے بسی کی شکایت تیرے ہی پاس کرتا ہوں اے میرے خدا تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور کمزوروں اور بے کسوں کا تو ہی نگہبان و محافظ ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے...... میں تیرے ہی منہ کی روشنی میں پناہ کا خواستگار ہوں کیونکہ تو ہی ہے جو ظلمتوں کو دور کرتا ہے اور انسان کو دنیا و آخرت کی حسنات کا وارث بناتا ہے۔

حضرت امام الثالث مرزا ناصر احمد صاحب (اللہ کی ان پر رحمت ہو) نے جلسہ سالانہ ربوہ 1975ء کے افتتاحی خطاب میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "خدا تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں اپنی رحمتوں کے حصول کے لئے بے شمار دروازے کھولے ہیں خدا تعالیٰ اپنے فضلوں کے دینے میں بخیل نہیں ہے یہ ہم ہیں جو اپنی جھولیوں کو سمیٹ لیتے اور اپنی مٹھیوں کو بند کر لیتے ہیں اور اس کے سامنے اپنے ہاتھوں کو نہیں پھیلاتے اس کا تو اس میں کوئی قصور نہیں پس اس کے اوپر توکل رکھو.....؟

(جلسہ سالانہ کی دعائیں ص108)

آنحضرت ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اپنی تمام حاجتوں کو خدا سے مانگو یہاں تک کہ اپنی جوتی کا تسمہ بھی جب کہ وہ ٹوٹ جائے اللہ سے مانگو نیز فرمایا کہ یہاں تک کہ نمک بھی خدا سے ہی مانگو ایک موقعہ پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی منظوم کلام میں اپنے رب کے حضور یوں عرض کرتے ہیں کہ اے میرے خدا! مصطفٰی کے نام پر جس کا تو ہر جگہ مددگار رہا ہے اپنے لطف و کرم سے میرا ہاتھ پکڑ اور میرے کاموں میں میرا دوست اور مددگار بن جا میں تیری قوت پر بھروسہ رکھتا ہوں اگرچہ میں خاک کی طرح ہوں بلکہ اس سے بھی کم تر آپ نے حضرت امام اول حکیم مولانا نورالدین (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی تحریک پر سرسید احمد خان کو مخاطب کرکے ایک رسالہ "برکات الدعا" تصنیف فرمایا اور اس میں دعا کی ماہیت کا ذکر کرتے ہوں فرمایا "دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کشش سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس آستانے پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جلشانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جس سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں...... وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں...... میں اپنے ذاتی تجربہ سے دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبیعہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے"۔

قائد اعظم کی باتیں

سید ہاشم رضا جو ایک لمبے عرصے تک ڈپٹی کمشنر رہے اور پاکستان کے قیام کے وقت قائداعظم نے ان کو وفاقی دارالحکومت کراچی کا ایڈمنسٹریٹر مقرر فرمایا نے بتایا ہے کہ جب وہ 1933ء میں آکسفورڈ (لندن) میں تھے اور مسلم ایسوسی ایشن کے سیکرٹری تھے تو انہوں نے قائداعظم سے آکسفورڈ مجلس سے خطاب کرنے کی درخواست کی۔ قائداعظم نے درخواست منظور کرتے ہوئے طلباء اور اساتذہ سے خطاب کیا۔ اس خطاب کے بعد سید ہاشم رضاء نے قائداعظم سے درخواست کی کہ وہ آکسفورڈ مجلس کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ قائداعظم مسکرائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس اتنے پیسے ہوتے ہیں کہ تم لوگوں کی دعوتیں کرو۔ میں تمہاری یہ دعوت قبول نہیں کر سکتا۔ اپنی طرف سے تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم سب میرے پاس آکر میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔ اسی طرح سید ہاشم رضا نے قائداعظم سے پوچھا کہ آپ نے انگلستان میں کیوں رہائش اختیار کی ہوئی ہے تو قائداعظم نے فرمایا کہ یہاں پر ہندوؤں کی ایک بہت بڑی لابی ہے جبکہ مسلمانوں کی کوئی لابی نہیں۔ میں انگلستان کے سیاست دانوں اخبار نویسوں اور اخباروں کے مدیران کو اور عمومی طور پر پبلک کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم ہندوستان کی تقسیم کیوں چاہتے ہیں۔ اور ہمارا پاکستان حاصل کرنے کا مطالبہ کیا معنی رکھتا ہے اور یہ بات میں صرف انگلستان ہی میں کر سکتا ہوں۔ میں کچھ عرصہ یہاں رہ کر یہ کام کرتا رہوں گا۔ اسی سلسلے میں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انگریز (جو انتخابات سے بہت متاثر ہوتا ہے) 1946ء میں مسلمانوں کی انتخابات میں 82 فی صد کامیابی تھی چنانچہ اس بات نے انگریز کو یقین دلا دیا کہ پاکستان بن کر رہے گا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جب قائداعظم محمد علی جناح انگلستان میں تھے تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ارشاد پر محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد نے انہیں بیت الفضل میں بلا کر ایک جلسہ منعقد کیا اور حضرت صاحب کی اس خواہش کا اظہار کیا کہ قائداعظم محمد علی جناح کو واپس آجانا چاہئے۔ چنانچہ قائداعظم واپس تشریف لے آئے۔ اور جیسا کہ سب جانتے ہیں مسلمانوں نے ان کے ساتھ مل کر پاکستان کا قیام ممکن بنا دیا۔

یاد ماضی

ہماری تاریخ

the TRUTH

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

مشرقی افریقہ میں ایک جریدے راک (ROCK) نے اگست 1959ء کو ایک مضمون شائع کیا جس کے لکھنے والے ریورنڈ جے۔ سی۔ رڈلز ڈل تھے۔ اس مضمون میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ عیسائی دین حق کے پیروؤں کے ساتھ مل کر ان کے صحیفہ کا مطالعہ کریں تاکہ وہ بھی یعنی دین حق کے پیرو بھی ان کے ساتھ مل کر بائبل کا مطالعہ کریں اس مضمون کی اشاعت کے معاً بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس مربیئن نے ایک بیان جاری کیا جس میں عیسائیوں کو اس بات کی دعوت دی گئی کہ ان کی کرسچین کونسل ایسے اجلاسوں کا اہتمام کرے جس میں لکھے پڑھے عیسائی اور دین حق کے پیروکار مل بیٹھ کر مذہب کے متعلق نہایت متانت کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ محترم شیخ صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ اگر یہ ممکن نہ ہو تو وہ عیسائی حضرات کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ احمدیہ بیوت میں آکر عیسائیت اور دین حق کے متعلق لیکچر دیں۔ اور ان لیکچروں کے بعد احمدی مربیوں کو بھی لیکچر دینے کا موقعہ دیا جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ اگر یہ بات ممکن ہو سکے تو یقیناً بین المذاہب تعلقات

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد

زارت ——— ؟

بعض مہلک اور متعدی بیماریوں کا نام سنتے ہی ذہن میں خوف کا احساس ابھرتا ہے۔ اکثر لوگ ایسے مریضوں سے میل ملاپ میں احتیاط برتتے ہیں۔ اور اگر اعتدال کی حدود میں رہا جائے تو یہ ایک فطرتی بات بھی ہے۔

بہت سی متعدی بیماریاں جو آج دنیا سے ختم ہو چکی ہیں یا کم از کم قابل علاج ہیں، گزشتہ صدی تک ایک عالمی مسئلے کی حیثیت رکھتی تھیں۔ بعض اوقات تو ان کی وبا بہت سی بستیوں کی بقا کو ہی خطرے میں ڈال دیتی اور ایسا بھی ہوا کہ جنگی مہموں کا فیصلہ مقابلے سے قبل کسی بیماری کے پھیلنے سے ہی ہو گیا۔ ان امراض میں ایک جذام بھی ہے جو اس صدی کے شروع تک مکمل طور پر لاعلاج اور اپنے شکار کو معذور کرنے والا تھا۔

تاریخی طور پر ثابت ہے کہ جذام یا کوڑھ مصر کے علاقے اور بنی اسرائیل کے قبائل میں بڑے پیمانے پر موجود تھا۔ بعض روایات کے مطابق حضرت موسیٰؑ سے کچھ عرصہ قبل مصر میں اسی ہزار کوڑھیوں کو شہربدر کر کے باہر بھجوا دیا گیا تھا۔ جہاں وہ باقی دنیا سے کٹ کر تکلیف دہ زندگی گزارتے تھے۔ اسی طرح جذام کے بعض مریضوں کو غرق کر دیا جاتا یا پھر صحراء میں دھکیل دیا جاتا، جہاں وہ اپنی بدنصیب زندگی کے بدنصیب ترین دن گزار کر مرجاتے۔ کہا جاتا ہے کہ جب پومپے (Pompey) کی افواج شام کے علاقے سے 63 قبل مسیح میں واپس اٹلی گئی تھیں تو اپنے ساتھ جذام کا مرض بھی لے گئی تھیں۔

ان وجوہ پر بائبل میں جذام کے متعلق اس طرح خبردار کیا گیا ہے۔

"تو کوڑھ کی بیماری کی طرف سے ہوشیار رہنا اور راوی کاہنوں کی سب باتوں کو جو وہ تم کو بتائیں جانفشانی سے ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا۔ جیسا میں نے ان کو حکم دیا ہے ویسا ہی دھیان دے کر کرنا۔"

(استثناء باب 24)

پرانے عہد نامے کی کتاب احبار کے باب 13 اور 14 میں جذام کی علامات تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ چنانچہ ابتدائی علامات بیان کرتے ہوئے احبار باب 13 کے آغاز میں لکھا ہے۔

"اگر کسی کے جسم کی جلد میں ورم یا پپڑی یا سفید چمکتا ہوا داغ ہو تو اسے ہارون کاہن کے پاس یا اس کے بیٹوں میں سے جو کاہن ہیں کسی کے پاس لے جائیں"۔

ان علامات میں سے جلد میں ورم جذام کی علامت نہیں ہے۔ اسی طرح پپڑی (Scab) بھی جذام سے مخصوص نہیں۔ کسی بھی زخم اور جلد کے ناسور کی صورت میں اس کا ظاہر ہونا ایک معمول کی بات ہے۔ البتہ جسم پر سفید داغ جذام کی ابتداء میں بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ لیکن اسی طرح کا داغ صرف جذام میں ہی نہیں بلکہ کئی اور امراض مثلاً برص (Vitiligo) اور سورائسس Psoriasis میں بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ یہ دونوں متعدی امراض نہیں اور نہ ہی ان سے انسانی زندگی کو بالعموم کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

اس سفید داغ کی جو تفصیلات آنے والے جملوں میں بیان ہوئی ہیں وہ جذام کی علامات سے مختلف ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

"اگر اس کے جسم کی جلد کا چمکتا ہوا داغ سفید تو ہو پر کھال سے گہرا نہ دکھائی دے اور نہ اس کے اوپر کے بال سفید ہو گئے ہوں تو کاہن اس شخص کو سات دن تک بند رکھے اور ساتویں دن کاہن اسے ملاحظہ کرے اور اگر وہ بلا اسے وہیں کی وہیں دکھائی دے اور جلد پر پھیل نہ گئی ہو تو کاہن اسے سات دن اور بند رکھے اور ساتویں دن کاہن اسے پھر ملاحظہ کرے اور اگر دیکھے کہ اس بلا کی چمک کم ہے اور وہ جلد کے اوپر پھیلی بھی نہیں ہے تو کاہن اسے پاک قرار دے کیونکہ وہ پپڑی ہے..... لیکن اگر کاہن کے اس ملاحظہ کے بعد جس میں وہ صاف قرار دیا گیا تھا وہ پپڑی اس کی جلد پر بہت پھیل جائے تو وہ شخص کاہن کو پھر دکھایا جائے۔ اور کاہن اسے ملاحظہ کرے اور دیکھے کہ وہ پپڑی جلد پر پھیل گئی ہے تو وہ اسے ناپاک قرار دے کیونکہ وہ کوڑھ ہے"۔

(احبار باب 13)

جذام کی تشخیص کے لئے یہ معیار استعمال کرنا درست نہیں کیونکہ جذام کا داغ بہت آہستہ رفتار سے پھیلتا ہے۔ بلکہ اگر ایسا داغ سات یا چودہ روز میں واضح طور پر پھیل جائے تو یہ علامت جذام کی بجائے دوسرے امراض کی طرف زیادہ اشارہ کرتی ہے۔

اسی طرح کوڑھ کا ایک اور مرحلہ بائبل میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

"اگر اس کا سارا جسم کوڑھ سے ڈھکا ہوا نکلے تو کاہن اس مریض کو پاک قرار دے۔ کیونکہ وہ سب سفید ہو گیا ہے اور وہ پاک ہے۔"

(احبار باب 13)

یہ صورت حال بھی کوڑھ میں نہیں پیدا ہوتی بلکہ برص (Vitiligo) کا مرض بڑھتے بڑھتے جسم کی ساری جلد کو یا قریباً ساری جلد کو متاثر کر سکتا ہے۔ پھر اس کے بعد احبار باب 13 میں لکھا ہے کہ اگر کسی کے جسم پر پھوڑا بنے اور پھر اس جگہ پر سفید داغ نمودار ہو جو پھیلتا جائے یا اس میں سفید بال نکل آئیں تو اسے کوڑھ کا مریض قرار دیا جائے گا۔ جذام اس طریق پر شروع نہیں ہوتا۔ بلکہ اس طرح کی علامات کو طبی اصطلاح میں Post inflammatory Hypopigmentation کہا جاتا ہے۔ یعنی جلد کی انفیکشن کے بعد یا Herpeszooster کے زخم کے صحیح ہونے کی وجہ اس جگہ کی جلد نسبتاً سفید ہو سکتی ہے۔ یہ کوئی خطرناک مرض نہیں بلکہ جلد کا ایک رد عمل ہے جو کہ عارضی بھی ہو سکتا ہے۔

اس صورت حال کے پیش نظر انسائیکلوپیڈیا بلیکا میں یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ بائبل میں جذام کا ذکر کیا گیا ہے یا چند اور امراض کو جذام کا نام دے دیا گیا ہے۔

ایک اور پہلو یہ ہے کہ دوسری غیر متعدی بیماریوں کو جذام کا نام دینے سے عملاً کوئی فرق پڑتا تھا یا یہ محض ایک نظریاتی بحث ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ عملاً بہت بڑا فرق پڑتا تھا۔ کیونکہ بائبل کے احکامات کے مطابق مجذوم کو اپنے ناکردہ گناہ کی بہت سخت سزا بھگتنی پڑتی تھی۔ کیونکہ ان سب علامات کے بیان کے بعد احبار باب 13 میں تاکید کی گئی ہے۔

"اور جو کوڑھی اس بلا میں مبتلا ہو، اس کے کپڑے پھٹے اور اس کے سر کے بال بکھرے رہیں اور وہ اپنے اوپر کے ہونٹ کو ڈھانکے اور چلا چلا کر کہے ناپاک ناپاک.......اور وہ ہے بھی ناپاک پس وہ اکیلا رہا کرے۔ اس کا مکان لشکر گاہ کے باہر ہو"

(احبار باب 13)

یہود کی زبان عبرانی میں جذام کے لئے "زارت" کا لفظ استعمال ہوتا تھا۔ اور جس بیچارے پر "زارت" کی تشخیص چسپاں کر دی جاتی اس کی زندگی ایک خوفناک عذاب میں تبدیل ہو جاتی۔ خطرناک متعدی بیماریوں میں کچھ احتیاط تو کرنی پڑتی ہے تاکہ باقی معاشرہ محفوظ رہے لیکن یہ سزا کہ کپڑے پھٹے رہیں، بال بکھرے ہوں، لوگ اسے ناپاک سمجھیں اور وہ خود بھی اپنے آپ کو پکار پکار کر ناپاک کہے ایک بہت سخت سزا ہے۔ ظاہر ہے کہ اصل احکامات اور تھے مگر صدیوں کی تحریف نے کچھ کا کچھ بنا ڈالا۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ جو علامات بیان کی گئی ہیں وہ جذام سے زیادہ دوسرے امراض کی ہیں۔ جو کہ جذام کے برعکس پھیلنے والے امراض نہیں ہیں۔ اور ان مریضوں سے میل ملاپ رکھنے والوں کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔ اور اس کے برعکس جذام کی بعض عام علامات مثلاً جلد پر حس کا ختم ہو جانا اور Tubercular Leprosy کی صورت میں Nerves کا نمایاں ہو جانا بائبل میں مذکور نہیں ہیں۔

اگر بیان شدہ معیار کو تسلیم کر لیا جائے تو ہو گا یہ کہ جذام کے مریض کو صحت مند قرار دے دیا جائے۔ اور جنہیں جذام نہ ہو انہیں ناپاک اور قابل نفرت قرار دے کر آبادیوں سے نکال کر باہر کیا جائے۔ یقیناً غلط تشخیص کی وجہ سے ہزاروں معصوم اس عقوبت سے گزرے ہوں گے کہ ان کو مجذوم قرار دے کر آبادیوں سے باہر رہنے پر مجبور کر دیا گیا۔

احبار باب 13 میں جذام کی ایسی قسم بیان کی گئی ہے جو کپڑوں کو لاحق ہو جاتی ہے۔ اس میں کپڑے پر سرخ یا سبز رنگ کا داغ پڑتا ہے جو کہ پھیلتا جاتا ہے اور اس کا علاج یہ تجویز کیا گیا ہے کہ کپڑے کو نذر آتش کر دیا جائے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جذام کے جراثیم زندہ جسم سے باہر پرورش نہیں پا سکتے۔ خود بخود کپڑوں کو جذام ہونا تو درکنار، اگر کسی لیبارٹری میں مخصوص حالات پیدا کر کے بھی کوشش کی جائے کہ جذام کے جراثیم کپڑے پر پرورش پائیں تو سردست یہ ناممکن ہے۔ اب تک سائنسدان ایسا Culture Medium بنانے میں ناکام رہے ہیں جس پر جذام کے بیکٹیریا نشوونما پا سکیں۔

اس سے بھی بڑھ کر احبار باب 14 میں ایسی جذام کا بھی ذکر ہے جو مکانوں کو کھا جاتی ہے۔ اس کی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ دیواروں پر سبز اور سرخ لکیریں نمودار ہوتی ہیں۔ اور اگر یہ پھیلتی جائیں تو اس کا علاج یہ بتایا گیا ہے کہ مکان کو منہدم کر کے اس کے پتھر شہر سے باہر پھینک دیئے جائیں۔ اس کی بھی کوئی سائنسی بنیاد نہیں جذام یا اس قسم کی کوئی بیماری دیواروں کو متاثر نہیں کر سکتی۔ جو انسانوں کے لئے بھی خطرناک ہو اور جس کے لئے اتنے انتہائی اقدامات کی ضرورت پیش آئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے اشخاص نے اپنے توہمات کو اصل عبارت میں شامل کر دیا، جن کا نتیجہ ان ناقابل فہم عبارات کی صورت میں نکلا اسی طرح احبار باب 12 میں سر پر ہونے والی Fungus کو سر کا کوڑھ قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ جذام سے قطعاً مختلف بیماری ہے اور اس کی تکلیف بالعموم خارش تک محدود رہتی ہے۔

نئے عہد نامے میں احبار میں بیان شدہ ہدایات کی تردید نہیں پائی جاتی۔ البتہ بعض کوڑھیوں کے شفایاب ہونے کا ذکر ہے لیکن چونکہ ان مریضوں کی علامات نہیں بیان کی گئیں اس لئے یہ بتانا مشکل ہے کہ ان کی بیماری دراصل کیا تھی۔

بائبل میں کئی مقامات پر جذام کو خدا کے عذاب کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً گنتی باب 11 میں حضرت موسیٰؑ پر اعتراض کرنے کی پاداش میں جذام لاحق ہوا تھا۔ سموئیل 2 باب 3 کے مطابق یوآب کے گھرانے میں کوڑھ ایک قتل کی وجہ سے وبا کی صورت میں پھیلا تھا۔ اسی طرح 2 سلاطین باب 15 اور 2 تواریخ باب 26 میں بیان کیا گیا ہے کہ عزیاہ بادشاہ کی پیشانی پر کوڑھ مقدس روایات کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے ظاہر ہوا تھا اور وہ مرتے دم تک اس مرض میں مبتلا رہا۔ غالباً ان روایات سے غلط استدلال

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

تائیوان کے صدارتی انتخابات

تائیوان کے صدر نے کہا ہے کہ ان کے ملک میں 23- مارچ کو ہونے والے صدارتی انتخابات چین کی دھمکیوں کی وجہ سے ملتوی نہیں کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ چین کی کسی بھی فوجی کارروائی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔

جمعہ کے روز چین کے تائیوان کے علاقے میں میزائیلوں کے تجربے کا آخری دن تھا۔ امریکہ نے بتایا ہے کہ چین نے اسے یقین دلایا ہے کہ وہ تائیوان پر حملے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ میزائیلوں کے چینی تجربات سے اس علاقے میں گزشتہ چند ہفتوں سے شدید کشیدگی پیدا ہو گئی تھی اور چین کی طرف سے کسی ممکنہ محاذ آرائی کے پیش نظر امریکہ نے اپنا ایک طیارہ بردار بحری جہاز تائیوان کے سمندر میں پہنچا دیا ہے۔ اور اب ایک اور ایسے ہی طیارہ بردار بحری جہاز کو تائیوان کی طرف روانہ ہونے کا حکم دے دیا ہے تاکہ 23- مارچ کو تائیوان کے صدارتی انتخابات کامیابی سے منعقد ہو سکیں۔

تائیوان میں یہ پہلا الیکشن ہے جس میں تائیوان کے لوگ ملک کے صدر کو جمہوری طریق پر منتخب کریں گے۔ چین نے کہا ہے کہ تائیوان کے علاقے میں اگرچہ میزائیلوں کے تجربات مکمل ہو گئے ہیں مگر اس علاقے میں فوجی مشقیں مزید ایک ہفتہ جاری رہیں گی۔ اس علاقے میں پیدا ہونے والی کشیدگی اب کم ہو رہی ہے۔ چین نے کہا ہے کہ وہ مطمئن ہے کہ اس علاقے میں اس کی فوجی مشقوں سے متوقع نتائج حاصل ہو گئے ہیں۔

چین تائیوان کو اپنے ملک کا حصہ قرار دیتا ہے۔ اور اس کی ہر ممکن کوشش ہے کہ تائیوان اپنی آزادی کی جس شاہراہ پر چل رہا ہے اسے روکا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے تائیوان کو ہراساں کرنے کی غرض سے چین نے اس علاقے میں میزائیلوں کے تجربات شروع کئے۔ اور تائیوان کے سمندر کے سامنے اپنی فوجیں مشقیں بھی شروع کیں۔ چین کی ان کارروائیوں کا امریکہ نے فوری نوٹس لیا اور تائیوان کو اخلاقی مدد اور حوصلہ دینے کے لئے اپنا طیارہ بردار بحری جہاز بھیج دیا۔

چین ان باتوں سے جو مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا وہ تو شاید پورا نہیں ہوا۔ کیونکہ تائیوان کے صدارتی انتخابات اپنے شیڈول کے مطابق ہو رہے ہیں۔ تاہم اس سے اتنا فائدہ ہونے کی امید ہے کہ تائیوان مستقبل میں اپنی آزادی کی طرف پیش قدمی سست کر سکتا ہے۔ تائیوان اب ماضی کا چھوٹا سا فارموسا جزیرہ نہیں رہا بلکہ اب وہ ایک مضبوط اقتصادی اور فوجی طاقت ہے۔ تائیوان مشرق بعید کے ممالک جنوبی کوریا، ملائیشیا اور سنگا پور کی اس فہرست میں شامل ہے جنہوں نے گزشتہ ایک دہائی میں غیر معمولی اقتصادی ترقی کی ہے۔ پاکستان میں الیکٹرونکس کی مارکیٹ میں تائیوان کی بنی ہوئی اشیاء بھری پڑی ہیں۔ خصوصاً کمپیوٹر کے معاملے میں تائیوان بہت آگے آ چکا ہے۔

OOO

بھارت کے انتخابات

بھارت میں جدید سائنسی نظام جس ترقی پر ہے اس کا ایک مظاہرہ بھارت کے حالیہ انتخابات میں سامنے آ رہا ہے ووٹروں کو رابطہ کرنے کے روایتی طریق بہت مہنگے ہونے کی وجہ سے اب کیبل نیٹ ورک پر انتخابی مہم چلائی جائے گی۔ اور الیکشن کی مہم کا ایک بڑا حصہ الیکٹرونک ذرائع ابلاغ کے ذریعے چلایا جائے گا۔ ان میں آڈیو ویڈیو کیسٹوں کے علاوہ کیبل آپریٹر سے بھی مدد لی جائے گی۔

اس کے علاوہ بھارتی الیکشن کمیشن نے مختلف صوبوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ ہتھیاروں کے لائسنس جاری کرنے کا سلسلہ معطل کر دیں۔ اس کے علاوہ غیر قانونی ہتھیار فوری طور پر ضبط کئے جائیں اور سماج دشمن عناصر پر کڑی نظر رکھی جائے۔

OOO

بحرین کے ہوٹل کا حادثہ

خلیج کی ریاست بحرین کے ایک ہوٹل میں ہونے والے حادثے میں جو سات افراد ہلاک ہوئے ہیں وہ سب کے سب بھارتی تھے اور اس ہوٹل میں کام کرتے تھے اس واقعے کی ذمہ داری دہشت گردوں پر عائد کی جا رہی ہے۔ گزشتہ روز پانچ نامعلوم دہشت گردوں نے جن کے چہرے نقاب میں چھپے ہوئے تھے ہوٹل کے داخلی دروازے کو پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی تھی اور اندر قید ہو جانے والوں کو باہر نہ نکلنے دیا جس سے 7- افراد ہلاک ہو گئے۔

بحرین کے وزیر اعظم شیخ خلیفہ بن سلیمان الخلیفہ نے جائے حادثہ کا معائنہ کیا اور یقین دلایا کہ اس حادثے کی ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس حادثے کا بحرین میں جاری سیاسی آزادیوں کے حصول کی مہم سے بھی کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ بحرین میں کئی ماہ سے سیاسی خلفشار کا سلسلہ شروع ہے۔

OOO

بوسنیا کے لئے ایک اور کانفرنس

بوسنیا کی تعمیر نو کے لئے گزشتہ دنوں ایک کانفرنس اسلام آباد میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کے بعد اب ایک اور بین الاقوامی کانفرنس ترکی کے صدر مقام انقرہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد مسلم کروٹ فیڈریشن کو فوجی

باقی صفحہ 7 پر

یاد رفتگان

سردار وسیم احمد خان قیصرانی

عبدالباسط بزدار

سردار وسیم احمد خان قیصرانی بلوچ قبیلہ کے سردار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ اور کوٹ قیصرانی کی جماعت کے لئے ایک سائبان کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی کن کن باتوں اور خوبیوں کا ذکر کیا جائے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی جو کہ چند گھرانوں پر مشتمل ہے کی ہر مشکل وقت میں انہوں نے اپنے دانشمندانہ فیصلوں اور اقدامات سے دستگیری کی اور مقامی جماعت کو آزمائشوں سے بچائے رکھا۔ علاقہ میں ان کے اثر و رسوخ کی وجہ سے مخالفین کو کبھی کھل کر سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی آپ کی بہت سی خوبیوں میں سے ایک خوبی ان کی سخاوت بھی تھی علاقہ کے نادار لوگوں کی وہ ہمیشہ در پردہ مدد کرتے تھے۔ ان کے ڈیرے پر ہر وقت مہمانوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ اور ہر خاص و عام کو ان کے مہمان خانے میں قیام و طعام کی سہولت حاصل تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ مرکز اور جماعت کے مہمانوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اور جماعتی مہمانوں کا کھانا اپنے سامنے تیار کرواتے تھے۔ جب تک جماعتی مہمانوں کا کھانا پکوا کر بھجوا نہ دیتے چین سے نہ بیٹھتے۔ علاوہ ازیں جماعتی چندہ جات ادا کرنے میں کبھی تاخیر نہ کرتے۔ اور اپنی اولاد کو بھی بڑھ چڑھ کر جماعتی تحریکوں میں حصہ لینے کی تلقین کرتے۔ ایک دفعہ ان کا رقم سے بھرا ہوا بٹوہ بمعہ شناختی کارڈ دریا میں گر گیا۔ مغرب کے وقت الیست میں میرے والد محترم بشیر احمد مجاہد سیکرٹری مال سے بٹوہ گرنے کا ذکر کیا اور کہا کہ دیکھیں میں کہیں کسی چندے کا بقایا دار تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری رقم لے لی۔ چیک کرنے پر تحریک جدید کی کچھ رقم کا بقایا ان کے ذمہ تھا وہ اسی وقت ادا کیا اب اگر عام دنیادار آدمی کی نظر سے دیکھا جائے تو دریا میں گری ہوئی رقم کا واپس ملنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ لیکن خدا پر یقین رکھنے والوں کی زندگی میں ایسے بہت سے واقعات نظر آئیں گے۔ مقامی بیت الذکر میں جو کہ والدہ صاحبہ سردار سیف الرحمان خان قیصرانی نے بنوائی تھی کے متصل ہی ان کا گھر تھا۔ بیت الذکر کے چاروں طرف نالیوں کی وجہ سے بیت الذکر میں دراڑیں پڑ گئیں۔ اور اس کی حالت خستہ ہو گئی تو سردار صاحب نے اس کی تمام مرمت اپنی جیب سے کروائی۔ ان کی زوجہ محترمہ جو کہ خود بھی ایک فدائی احمدی ہیں کہتی ہیں کہ سردار صاحب اپنے گھر کی گیلری کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ جب یہاں پر احمدیت پھیل جائے گی اور مقامی بیت چھوٹی ہو جائے گی تو اس کے صحن کو کشادہ کرنے کے لئے ہم اپنے گھر اور گیلری کو بیت کے صحن میں شامل کر دیں گے۔

مقامی بیت کا ایک دروازہ ان کے گھر کے دروازہ کے متصل تھا۔ ان کے بیٹے سردار مظہر قیصرانی نے ان کی وفات کے بعد بتلایا کہ ایک دفعہ ہم اپنے گھر کا نیا دروازہ بنوا رہے تھے تو سردار صاحب نے مجھے بلا کر کہا کہ دیکھو مظہر خیال رکھنا کہ ہمارے گھر کا دروازہ خدا کے گھر کے دروازے سے بلند نہ ہونے پائے اور ان کے ارشاد کی تعمیل میں بیت کا دروازہ ان کے دروازہ سے کافی اونچا ہے۔ مزید برآں احمدیہ قبرستان نہ ہونے کی وجہ سے مقامی احمدیوں کو تدفین کے لئے کافی تکلیف تھی اس مسئلہ میں بھی انہوں نے ذاتی دلچسپی لے کر یہ مسئلہ حل کیا۔ سردار صاحب علاج کے لئے اسلام آباد جانے لگے تو اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ دیکھو مہمانوں کا خیال رکھنا انہیں کوئی تکلیف نہ ہونے پائے اپنی بیماری کے دوران بھی انہوں نے نہایت صبر اور استقامت کا مظاہرہ کیا اور اپنے تیمارداروں کے لئے کسی پریشانی کا باعث نہ بنے۔ ان کے حسن سلوک کی وجہ سے ان کے جنازہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت لوگ شریک ہوئے۔ یہ چند واقعات میں نے تبرکاً لکھ دیئے ورنہ تو ان کی زندگی ایک مثالی احمدی کی زندگی تھی جو ایسے واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ اب آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں جگہ دے ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں احمدیت اور انسانیت کے لئے سرمایہ افتخار بنائے۔

بقیہ صفحہ 5

کرتے ہوئے بعض سخت دل لوگوں نے ہر مجذوم کو قابل نفرت قرار دیا۔ اور اس تعصب نے رفتہ رفتہ احبار کی اصل عبارات کو تبدیل کر ڈالا۔ اس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ایسے احکامات کی صورت میں موجود ہے جس کی سائنسی توجیہ پیش کرنا ناممکن نظر آتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

(-) اور ہم پر رحم فرما ان معنوں میں کہ ہمیں بدیوں سے بچالے۔ ہم آئندہ بدیاں کریں ہی نہ۔

پس یہ مضمون ملائکہ کی اس دعا سے واضح ہوا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یومئذ اس لئے کہا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خود پیشگوئی فرمائی ہے کہ جیسی بدیوں کی آزمائش میری امت میں آنے والی ہے ویسی آزمائش کبھی کائنات میں نہیں آئی۔ فرمایا کہ میرے زمانے میں دجال نے پیدا ہونا ہے اور فرمایا کہ دجال سے تمام انبیاء اپنی اپنی امتوں کو ڈراتے آئے ہیں کہ خبردار! ایک ایسا زمانہ ظاہر ہونے والا ہے کہ دجال ظاہر ہوگا اور کبھی ایسی بدیاں انسان کے سامنے امتحان بن کر اٹھ کھڑی نہیں ہوں گی جیسے اس زمانہ میں اٹھ کھڑی ہوں گی۔ اور اکثر انسانوں کو مغلوب کر لیں گی۔ بدیاں پیدا کرنے والے کا نقشہ بھی ایک بہت بڑے دیو ہیکل وجود کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو مذہب سے کلیتہً عاری اور دنیا میں بے انتہا ترقی یافتہ ہے اور جہاں تک بدیوں کی تفاصیل کا تعلق ہے تو احادیث میں بھی اور (کلام الٰہی) میں بھی مختلف جگہ پر ان کا ذکر ملتا ہے کہ آئندہ ایسے ایسے دن آنے والے ہیں اور وہ یہ دن ہیں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ پس یومئذ کا سب سے زیادہ تعلق اس زمانہ سے ہے۔ اب دیکھیں کہ اس دور میں مغرب سے جیسی بدیوں کے سیلاب نکلے ہیں اور دنیا کو ڈبوتے چلے گئے ہیں ویسے اس سے پہلے کسی زمانے میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ جس ملک میں آپ بیٹھے ہیں یہ بعینہٖ اس نقشے کا تصور ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے دجال کی اداؤں کے متعلق کھینچا تھا۔ چودہ سو سال پہلے آپ نے فرمایا کہ اس کی دینی آنکھ نہیں ہوگی یعنی روحانیت سے اور تقویٰ سے اور اللہ کی محبت سے وہ عاری ہوگا لیکن بائیں آنکھ بہت بڑی اور بہت روشن ہوگی اور اتنی بصیرت والی ہوگی کہ وہ پاتال تک نظر ڈالے گی۔ زمین کے راز دیکھ لیا کرے گی۔ پس آج تک دنیا میں کوئی طاقت امریکہ سے بڑھ کر سائنس پر عبور حاصل کرنے والی پیدا نہیں ہوئی۔ بدیاں بھی یہیں سے نکل کر سب دنیا میں پھیل رہی ہیں اور دنیاوی ترقیات کے لحاظ سے بھی یہی ملک ہے جو سب سے آگے ہے۔ پس جب یہ دعا آپ پڑھیں تو سوچیں کہ یہاں یومئذ سے کون سا دور مراد ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کا وہ دور جس میں بدیاں پھیلنا مقدر تھیں۔ آپ آئے تھے رحمت اور علم پھیلانے کے لئے اگر اسی امت میں ایک ایسا دور بھی آنا تھا جب کہ ہر طرف سیئات نے پھیل جانا تھا تو کیسی اچھی (-) کی گئی ہے۔ ابھی (-) پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ عرش پر خدا کے فرشتے اس زمانہ کو یاد کرکے (-) دعائیں کرتے تھے کہ اے خدا! اس دور میں دعاؤں کی مدد کے بغیر وہ بچ نہیں سکیں گے۔ بہت بڑی ذمہ داریاں ان پر ہوں گی اور کمزور لوگ ہوں گے۔ ان کے مقابل پر اتنی بڑی طاقتیں ظاہر ہوں گی کہ تو خود فرماتا ہے کہ ایسی طاقتیں کبھی دنیا میں جاری نہیں کی گئیں۔ اس لئے (-) یہ عرض کرتے ہیں کہ رحم کا سلوک فرما ان کو بدیوں سے بچانا۔ پس یہاں جو ماں باپ اپنے بچوں کے متعلق اپنی بچیوں کے متعلق فکرمند رہتے ہیں اور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ بتائیں کیا نسخہ ہم استعمال کریں وہاں اور نسخوں سے پہلے سب سے بڑا نسخہ میں دعا کا بتاتا ہوں۔ اور دعا کس رنگ میں کرنی چاہئے یہ آپ کو (کلام الٰہی) کی اس آیت نے بتادیا۔ اللہ تعالیٰ کے وہ فرشتے جن کے ذریعہ نظام روحانی جاری ہے۔ جن کے کندھوں پر روحانی نظام چلانے کا بوجھ ہے ان کی دعا ایک بہت ہی معنی خیز دعا ہے۔ گہری نظر رکھتے ہوئے انہوں نے یہ دعا کی ہے۔"

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص396 تا 402)

بقیہ صفحہ 4

زیادہ بہتر ہو سکتے ہیں اور سیاسی طور پر بھی لوگ زیادہ امن وامان کے ساتھ اپنا کاروبار جاری رکھ سکتے ہیں یہ بیان اخبار ٹروتھ کے 11۔ دسمبر 1959ء کے شمارے میں محترم شیخ صاحب کی ایک وجیہہ تصویر کے ساتھ شائع کیا گیا۔

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں احمدیہ جماعت دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ بین المذاہب ہم آہنگی کے لئے بھی کوشاں رہتی ہے۔ تاکہ ایک دوسرے کو سمجھتے ہوئے اور ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارہ برتتے ہوئے دنیا کے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لایا جاسکے اور معاشرے کو بہتر بنایا جاسکے۔

بقیہ صفحہ 6

تربیت اور فوجی امداد مہیا کرنا ہے۔ اس کانفرنس میں بوسنیا کو ہتھیار فراہم کرنے کے مسئلے پر بھی بات کی جائے گی۔ اس کانفرنس میں 25 ملکوں کے نمائندگان شامل ہو رہے ہیں۔

یہ کانفرنس امریکہ اور ترکی کے تعاون سے منعقد ہو رہی ہے۔ دوسری طرف امریکہ نے کہا ہے کہ بوسنین مسلمانوں کے خلاف جنگی جرائم کا ارتکاب کرنے والے سربوں کی گرفتاری سابق یوگوسلاویہ کے افراد کا کام ہے۔ اور انہیں اس مقصد کے لئے جنگی جرائم کی تحقیقات کرنے والے ٹریبونل واقع ہیگ ہالینڈ سے مکمل تعاون کرنا چاہئے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ جنگی جرائم کا ارتکاب والے ٹریبونل کی کارروائی جاری رہنے سے لوگوں کو پتہ چلے گا کہ جنگی جرائم کا ارتکاب کرنے والے سزا سے بچ نہیں سکیں گے۔

○○○

اطلاعات و اعلانات

اعلان داخلہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی کلاس ششم میں داخلہ کے لئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-3-26 ہوگی داخلہ ٹسٹ اردو اور ریاضی کے مضامین میں ہوگا۔ ٹسٹ پانچویں جماعت کی Text Book میں سے لیا جائے گا۔ ٹسٹ 6۔اپریل 1996ء صبح ساڑھے آٹھ بجے اور انٹرویو 8۔اپریل 1996ء صبح نو بجے ہوگا۔ براہ کرم وقت کی پابندی کریں۔

نوٹ:۔ داخلہ فارم دفتری اوقات میں نصرت جہاں اکیڈمی سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

امداد مستحق مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں اور صدر انجمن احمدیہ اس کے لئے بہت ہی مدد کرتی ہے۔ مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کرکے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں"

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30493 میں نصیر بیگم زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ریٹائرڈ ٹیچرس عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-12-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 4 تولہ مالیتی اندازاً۔/16000 روپے۔2۔ بینک میں موجود رقم۔/250000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ۔/500 روپے۔ کل جائیداد۔/266500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1143+3000 روپے ماہوار بصورت پنشن ومنافع از بینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصیر بیگم A-91 ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد اشرف ولد محمد شریف کوارٹر نمبر152 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر2 ناصر احمد باجوہ خاوند موصیہ۔

وقف زندگی، زندگی کی اصل غرض ہے

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جائے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہ ہوگا بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں (دین حق) کی خدمت سے رک نہیں سکتا پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی کا وقف' میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (وقف عارضی) ربوہ

مسل نمبر 30494 میں ناصر احمد باجوہ ولد چوہدری ثناء اللہ باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-12-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ 4 کنال زرعی زمین واقعہ کھووالی ضلع سیالکوٹ مالیتی۔/30000 روپے۔ 2۔ بینک میں موجود رقم۔/250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1266+3000 روپے ماہوار بصورت پنشن ومنافع از بینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد باجوہ A-91 محلہ ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد اشرف کوارٹر نمبر 152 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر2 خواجہ برکات احمد وصیت نمبر 24307۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ وادی نیلم میں گلیشیئر گرنے سے 34۔افراد ہلاک ہو گئے۔ وادی کے بالائی علاقوں میں طوفانی بارشوں کے بعد رات کو ہزاروں ٹن وزنی گلیشیئر اچانک گاؤں پر آگرا۔ جس سے سات مکان نیچے دب گئے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کراچی میں بدامنی اور کلاشنکوف کلچر کا ذمہ دار مارشل لاء دور ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت کراچی کو جدید ترقی یافتہ اور خوشحال شہر بنا کر اس کا عالمی تشخص بحال کرے گی۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) سے اتحاد نہیں ہو سکتا۔ وٹو دور کی بدعنوانیاں قوم کے سامنے جلد آجائیں گی۔ بلدیاتی انتخابات اسی سال اور عام انتخابات ۹8ء میں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں امن وامان تسلی بخش ہے۔

○ قائد حزب اختلاف اور مسلم لیگ (ن) کے سربراہ نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام حکومت سے چھٹکارا پانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ کسی کو بھاگنے نہیں دیں گے۔ حکمران قومی خزانہ لوٹ رہے ہیں۔ انہیں خود بھی مستقبل کے بارے میں پتہ ہے۔ اس لئے وہ بیرون ملک سرمایہ کاری کر رہے ہیں ان کی پالیسیوں نے ملک کو تباہی سے ہمکنار کر دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کراچی ماس ٹرانزٹ سسٹم ایک خواب تھا جو عوامی حکومت نے پورا کر دیا ہے۔ وہ ہفتہ کی شام کو کراچی ماس ٹرانزٹ پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کر رہی تھیں۔ اس پروجیکٹ پر 13 ملین روپے خرچ ہوں گے۔ کینیڈا اور ترکی کے تعاون سے چار سال میں مکمل ہو گا۔

○ ایم کیو ایم کے لیڈر شیخ لیاقت کے گارڈ سمیت دو پولیس اہلکار کراچی میں قتل کر دیئے گئے۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کا انڈونیشیا کا دورہ کامیاب رہا ہے۔ اور اس دوران مختلف اشیاء درآمد برآمد کرنے کے لئے مذاکرات ہوئے ہیں۔

○ چیئرمین سی بی آر علوی عبدالرحیم نے کہا ہے کہ تاجروں کے لئے فکسڈ ٹیکس ختم کر دیا جائے گا۔ صنعت وتجارت کے لئے تمام رعائتیں آئندہ دو تین سال تک واپس لے لی جائیں گی معیشت کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے ہر سال کچھ نہ کچھ ٹیکس لگانا ضروری ہے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ کسی غنڈہ گردی کی اجازت نہیں دیں گے۔ تعلیمی ماحول کو بہتر بنایا جائے گا۔

○ وفاقی وزیر تجارت احمد مختار نے کہا ہے کہ برآمدات میں 15 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ روپے کی قیمت مزید کم نہیں ہوگی۔ زرعی شعبہ کو حاصل رعائتیں ختم کر دی جائیں گی۔ حکومت ایسے اقدامات کرے گی کہ عام آدمی پر بوجھ کم پڑے۔

○ پاکستان بار کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ نہ کیا گیا تو وکلاء 23 مارچ سے عدالتوں کا بائیکاٹ کریں گے۔

○ پشتو کے ممتاز شاعر ادیب اور دانشور غنی خان کے انتقال پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان کی موت سے ملک ایک عظیم دانشور سے محروم ہو گیا ہے۔

○ بنگلہ دیش کی اپوزیشن نے تحریک عدم تعاون منسوخ کرنے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے امام مسجد اور مجاہدین سمیت 16 افراد کو شہید اور 9 گھروں کو نذر آتش کر دیا ہے۔

○ ملک کے متعدد علاقوں میں بارش ہونے سے خنکی بڑھ گئی ہے اور موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔

○ سعودی عرب میں 47 غیر ملکی حادثے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ جاں بحق ہونے والوں کو ملک بدر کرنے کے لئے جایا جا رہا تھا کہ بس الٹ گئی۔

○ افغانستان میں امریکی اثر ورسوخ ختم کرنے کے لئے چین اور ایران نے مشترکہ کوششیں شروع کر دی ہیں۔

○ چین نے پاکستان کو افغانستان حکومت کے ساتھ نقصانات معمول پر لانے کے لئے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔

○ عالمی ادارہ صحت کے مطابق گردن توڑ بخار نائیجیریا سمیت سات افریقی ملکوں میں پانچ ہزار تین سو افراد کی جانیں لے چکا ہے۔ نائیجیریا میں تین ہزار 889 افراد متاثر ہوئے اور برکینا فاسو میں سات سو افراد ہلاک ہوئے۔ چاڈ' سوڈان اور وسطی افریقی جمہوریہ میں بھی اموات ہوئی ہیں۔

○ سعودی عرب کے وزیر برائے حج ڈاکٹر محمود نے کہا ہے کہ اس سال عازمین حج کے لئے "فائر پروف خیمے" لگائے جائیں گے۔

○ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کے سالانہ اجلاس کے بعد جاری ہونے والی جائزہ رپورٹ میں عراق پر الزام لگایا گیا ہے کہ اس ملک میں صدر صدام حسین کے دور اقتدار میں ہزاروں افراد کے سیاسی وجوہ کی بنا پر سر قلم کر دیئے گئے ہیں۔ اور 16 ہزار لاپتہ ہیں۔

○ امریکہ کی بین الاقوامی خفیہ سرگرمیوں کا بجٹ 16۔ارب ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ سب سے بڑی خفیہ ایجنسی این ایس اے کا بجٹ 4۔ارب ڈالر ہے۔

○ پاکستان اور ترکمانستان نے مواصلات کے منصوبوں کی تکمیل کو ترجیح دینے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ اشک آباد سے جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیہ میں اس بات کا اعلان کیا گیا ہے ان منصوبوں کے تحت دونوں ملکوں اور علاقے کو ملانے کے لئے سڑکیں تعمیر کی جائیں گی اور ریلوے لائن۔ بجلی ٹرانسمشن لائن۔ گیس اور آئل پائپ لائن بھی بچھائی جائے گی۔ اس اعلامیہ میں مزید کہا گیا ہے کہ میزائلوں کی دوڑ میں ترکمانستان پاکستان کی حمایت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دونوں ملکوں میں افغانستان اور کشمیر کے مسائل پر بھی اتفاق رائے پایا گیا۔

○ وزیراعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ کراچی میں اب ماحول تبدیل ہو رہا ہے۔ کراچی کے شہریوں نے دوستوں اور دشمنوں کو پہچان لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ایک طرف دہشت گردوں سے مقابلہ کیا اور دوسری طرف شہریوں کے مسائل حل کرنے کی کوششوں میں پوری کوشش کی۔ یہ باتیں انہوں نے کراچی ماس ٹرانزٹ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

○ حکومت پنجاب کے وزیر انٹی کرپشن چوہدری غلام عباس اپنے ڈرائیور اور گن مین سمیت ٹریفک کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ وہ لاہور سے بوریوالہ جا رہے تھے کہ وزیراعلیٰ کے پہنچ جانے کی اطلاع پر گاڑی تیز کر دی۔ اور ایک دوسری گاڑی کو بچاتے ہوئے کار الٹ گئی ان کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے لاہور پہنچا دیا گیا۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ جنگ مہنگی چیز ہے اس لئے امید ہے بھارتی اشتعال میں نہیں آئیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ کشمیر کے مسئلے پر فی الحال جنگ کا کوئی امکان نہیں۔ بھارتی حکمران انتخابات جیتنے کے لئے سب کچھ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی بجٹ میں اضافہ فوج کی ضروریات کو دیکھ کر کیا جائے گا۔

○ ڈیرہ بگٹی (بلوچستان) میں تیسرے دن دونوں متحارب گروپوں نے فائرنگ کا سلسلہ روک دیا گیا۔ اور لوگوں نے مرنے والوں جن کی تعداد 9 ہے کی لاشیں اٹھائیں بازار کھل گئے اور لوگوں نے ضرورت کی اشیاء خریدیں۔

○ تیل اور قدرتی وسائل کے پارلیمانی سیکرٹری نے کہا ہے کہ تیل کی قیمتوں پر اب ہر ماہ نظر ثانی ہوگی۔ اگر عالمی منڈی میں ڈالر اور تیل کی قیمتیں بڑھیں تو پاکستان میں بھی اضافہ ہو گا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ فیصلہ نواز دور میں ہوا تھا۔ اب اس پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔

○ پنجاب نے بجلی کی پیداوار پر منافع کی تقسیم کا خاص فارمولہ مسترد کر دیا ہے۔ اور آئندہ مالیاتی کمیشن ایوارڈ میں صوبہ سرحد کی آمدن کم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں سندھ اور بلوچستان سے بھی بات چیت کی جارہی ہے۔

○ سابق وفاقی وزیر حاجی سیف اللہ نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ بھی اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق نہیں دے سکتی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا قانون بنانا آئین کی خلاف ورزی ہو گا جو بغاوت کے مترادف ہے۔ جس کی سزا موت ہے انہوں نے مزید کہا کہ آٹھویں ترمیم نہیں صدارتی حکم نمبر14 کے ذریعہ کی گئی ترمیم کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

KIDNEY CAP گردوں اور مثانہ اور پیشاب کی جلن درد کیلئے بفضل خدا نہایت مفید۔ خط لکھ کر بھی منگوا سکتے ہیں
مٹھی ہومیو کلینک
رحمت بازار اینڈ دارالیمن ربوہ

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
جدید اور معیاری ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز
پروپرائیٹر۔ میاں قمر لطیف
گولبازار ربوہ فون 589-04524

بیرون ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757
219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD, ISD

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے — ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534